مدرس کے لیے ہدایت

باب 3: زر اور قرض

زر ایک دلچسپ موضوع ہے اور تجسس سے پُر ہے۔ طلبا کے لیے اس عنصر پر گرفت حاصل کرنا ضروری ہے۔ زر کی تاریخ اور کس طرح مختلف وقتوں میں الگ الگ شکلیں استعمال کی جاتی تھیں، یہ بھی ایک دلچسپ کہانی ہے۔ اس مرحلے پر مقصد یہ ہے کہ طلبا کو ان سماجی صورتِ حال سے مانوس ہونے دیا جائے جن میں یہ شکلیں استعمال کی جاتی تھیں۔ زر کی جدید شکلیں بینکنگ نظام سے جڑی ہوتی ہیں۔ باب کے پہلے حصے کا مرکزی تصور یہی ہے۔

ہندوستان کی موجودہ صورت حال میں زر کی نئی نئی شکلیں دھیرے دھیرے بینکنگ نظام کے کمپیوٹرائزیشن کے ساتھ وسیع ہو رہی ہیں۔ اس بنا پر طلبا کے لیے بہت سے مواقع ہیں کہ وہ اپنے طور پر اس کی جستجو اور دریافت کریں۔ ہمیں زر کے کاموں کے رسمی بحث میں جانے کی ضرورت نہیں ہے لیکن اسے ایک سوال کے طور پر پیش کیا جانا چاہیے۔ ایسے بہت سے میدان ہیں جن کا احاطہ نہیں کیا گیا ہے جیسے زر کی تخلیق (زر کے افزائش کار) یا جدید نظام کی پشت پناہی جس پر آپ چاہیں تو تبادلہ خیال کر سکتے ہیں۔

معاشی زندگی میں قرض ایک نازک عنصر ہے اور اس لیے تصوراتی انداز میں اسے سمجھنا پہلے ضروری ہے کہ وہ کیا پہلو ہیں جس کا مشاہدہ کوئی کسی قرض کے بندوبست میں کرتا ہے اور یہ کسی طرح لوگوں پر اثر انداز ہوتا ہے اس پر باب کے دوسرے حصے میں خاص توجہ دی گئی ہے۔ یہ حصہ ہماری آس پاس کی دنیا میں ایسے بندوبستوں کا زبردست تنوع پیش کرتا ہے اور اس صورت حال کے لحاظ سے جس سے آپ کے طلبا مانوس ہیں، ان پہلوؤں کی وضاحت کرنا زیادہ بہتر ثابت ہوگا۔ قرض کا دوسرا اہم مسئلہ سبھی کے لیے خاص طور پر غریبوں کے لیے اس کی معقول شرائط پر دستیابی ہے۔ ہمیں اس بات پر زور دینے کی ضرورت ہے کہ یہ لوگوں کا حق ہے اور اس کے بغیر لوگوں کا ایک بڑا طبقہ ترقیاتی عمل سے باہر رہ جائے گا۔ ایسی بہت سی نئی کوششیں جیسے گرامین بینک کا معاملہ ہے، ان سے طلبا کو واقف کرایا جا سکتا ہے لیکن اس سے بھی آگاہ ہونا ضروری ہے کہ ہمارے پاس سارے سوالوں کے جواب نہیں ہیں۔ ہمیں نئے نئے طریقے دریافت کرنے کی ضرورت ہے اور یہ ایک سماجی چیلنج ہے جس کا سامنا ممالک کر رہے ہیں۔

معلومات کے ماخذ

قرض کے رسمی اور غیر رسمی شعبے پر جو مواد اس باب میں استعمال کیے گئے ہیں۔ وہ نیشنل سیمپل سروے آرگنائزیشن (NSSO) کے ذریعے دیہی قرض پر سروے سے اخذ کیے گئے ہیں All India Debt and Investment Survey, 2010 جس کا اہتمام NSSO کے ذریعے کیا گیا تھا۔

گرامین بینک کے بارے میں معلومات اور ڈیٹا اخبار کی رپورٹوں اور ویب سائٹوں سے لیا گیا ہے۔ بینک سے متعلق تفصیلات یا کسی بینک کی تفصیل حاصل کرنے کے لیے آپ ریزرو بینک آف انڈیا (www.rbi.org) اور متعلقہ بینکوں کی ویب سائٹوں پر لاگ آن کر سکتے ہیں۔ خود امدادی گروپوں سے متعلق مواد قومی بینک برائے زراعت اور دیہی ترقیات (NABARD) کی ویب سائٹ (www.nabard.org) پر دستیاب ہے۔

© NCERT not to be republished

باب 3
زر اور قرض

زر بطور ذریعہ مبادلہ

ہماری روز مرہ کی زندگی میں زر (Money) کا استعمال کافی بڑے پیمانے پر کیا جاتا ہے۔ اگر آپ اپنے آس پاس نظر ڈالیں تو آپ کسی بھی دن متعدد لین دین میں زر کے استعمال کی شناخت آسانی سے کرسکیں گے۔ کیا آپ ان لین دین کی فہرست بنا سکتے ہیں؟ ان متعدد لین دین میں زر کے استعمال کے ذریعے اشیا کی خرید و فروخت کی جاتی ہے۔ ان میں سے بعض لین دین میں خدمات کے بدلے زر دیا جاتا ہے۔ بعض معاملے میں اس وقت ہونے والے لین دین کے لیے زر کوئی حقیقی مبادلہ نہیں ہوتا بلکہ زر کی ادائیگی کے لیے وعدہ کیا جاتا ہے۔

آپ کو کبھی تعجب ہوا ہوگا کہ لین دین کیوں زر میں انجام دیا جاتا ہے؟ اس کی وجہ صاف ہے۔ ایک شخص جس کے پاس زر یعنی رقم یا روپیہ پیسہ ہے وہ اپنی مطلوبہ کسی بھی شے یا خدمت کو زر کے بدلے حاصل کرسکتا ہے۔ اس طرح ہر شخص اپنی مطلوبہ چیزوں کے لیے زر میں ادائیگی کرنے کو ترجیح دیتا ہے۔ ایک جوتا بنانے والے کی مثال لیجیے وہ بازار میں اپنے جوتے فروخت کرنا اور گیہوں خریدنا چاہتا ہے۔ جوتا بنانے والا پہلے جوتے کے بدلے زر حاصل کرے گا اور پھر اس زر کا استعمال گیہوں خریدنے کے لیے کرے گا۔

تصور کیجیے کہ اگر جوتا بنانے والے کو گیہوں کے لیے جوتے کا مبادلہ سیدھے طور پر بغیر زر کے استعمال کے کرنا ہوتو اسے گیہوں اگانے والے کسان کی تلاش کرنی ہوگی جو نہ صرف اپنا گیہوں بیچنا چاہتا ہو بلکہ اس کے بدلے میں جوتا خریدنا چاہتا ہو۔ یعنی دونوں کو ہی ایک دوسرے کی چیزوں کی ادل بدل کے لیے متفق ہونا پڑے گا۔ اسے ضروریات کی دوہری مطابقت (double Coincidence of wants) کے طور پر جانا جاتا ہے۔ ایک شخص جو فروخت کرنا چاہتا ہے بالکل وہی چیز دوسرا خریدنے کی خواہش رکھتا ہو۔ ایک تبادلہ اشیا (بارٹر) نظام میں اشیا کا مبادلہ سیدھے طور پر زر کے استعمال کے بغیر کیا جاتا ہے، یہ ضروریات کی دوہری مطابقت کی لازمی خصوصیت ہے۔ اس کے برعکس کسی ایسی معیشت میں جہاں زر استعمال میں ہو، اہم درمیانی قدم فراہم کرنے کے ذریعے زر ضروریات کی دوہری مطابقت کی ضرورت کو ختم کر دیتا ہے۔ جوتا بنانے والے کے لیے اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ ایک ایسے

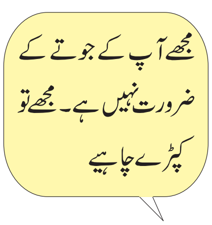

© NCERT not to be republished

کسان کی تلاش کرے جو اس کے جوتوں کو خریدے اور ساتھ ہی ساتھ اسے گیہوں بھی فروخت کرے۔ اسے محض اپنے جوتوں کے لیے خریدار تلاش کرنا ہوگا۔ جب وہ اپنے جوتے کے بدلے میں زر حاصل کرے گا تو وہ بازار میں گیہوں یا کوئی دوسری جنس خرید سکتا ہے۔ کیونکہ زر مبادلے کے عمل میں ایک درمیانی شے کے طور پر عمل کرتا ہے اسے ذریعہ مبادلہ کہا جاتا ہے۔

آیئے انھیں حل کریں

1۔ چیزوں کے مبادلے میں زر کا استعمال اسے کس طرح آسان بناتا ہے؟

2۔ کیا آپ مبادلہ کی جانے والی اشیا یا خدمات یا تبادلہ اشیا (بارٹر) کے ذریعے ادا کی جانے والی اجرت کی کچھ مثالوں کے بارے میں سوچ سکتے ہیں؟

زر کی جدید شکلیں

ابتدائی ٹھپہ لگے ہوئے سکے (2500 سال پرانے ہوسکتے ہیں)

گپت زمانے کے سکے

تغلق کے دور کے سکے

اکبر کے دور کے سونے کی مہر

جدید سکے

ہم نے دیکھا کہ زر ایک ایسی چیز ہے جو لین دین میں ذریعہ مبادلہ کے طور پر عمل کرتا ہے۔ سکوں کی معلومات ہونے سے پہلے بہت سی اشیا کو زر کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ مثال کے لیے بہت ہی ابتدائی دور میں ہندوستانی اناج اور مویشی کا استعمال زر کے طور پر کیا کرتے تھے۔ اس کے بعد دھاتی سکوں جیسے سونے، چاندی، تانبے کے سکے کا استعمال شروع ہوا جو پچھلی صدی میں کافی حد تک جاری رہا۔

کرنسی

زر کی جدید شکلوں میں کاغذ کے نوٹ اور سکوں جیسی کرنسی شامل ہے ان چیزوں کو جنھیں پہلے زر کے طور استعمال کیا جاتا تھا، کے برعکس جدید کرنسی قیمتی دھات جیسے سونا، چاندی اور تانبہ سے نہیں بنی ہوتی۔ اور مویشی کے برعکس یہ نہ تو روزمرہ کے استعمال میں ہے جدید کرنسی ان میں سے اب کسی چیز کا استعمال نہیں کرتی۔ پھر کیوں اسے ذریعہ مبادلہ کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ اسے ذریعہ مبادلہ کے طور پر اس لیے استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ کرنسی ملک کی حکومت کے ذریعے مجاز بنائی گئی ہے۔

ہندوستان میں ریزروبینک آف انڈیا مرکزی حکومت کی طرف سے کرنسی نوٹ جاری کرتا ہے۔ ہندوستانی قانون کے مطابق کسی دوسرے فرد یا تنظیم کو کرنسی جاری کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ مزید برآں، قانون ادائیگی کے ذریعے کے طور پر روپے کے استعمال کو جائز بناتا ہے۔ ہندوستان میں لین دین کے تصفیے میں اس کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ ہندوستان میں کوئی فرد بھی روپیوں میں کی گئی ادائیگی کو قانونی طور پر مسترد نہیں کرسکتا۔ لہٰذا ذریعہ مبادلہ کے طور پر روپیے کو بڑے پیمانے پر تسلیم کیا جاتا ہے۔

بینکوں میں جمع

ایک دوسری شکل ہے جس میں لوگ زر کو بینکوں میں جمع کے طور پر رکھتے ہیں۔ کسی موقع پر لوگوں کو اپنی روزمرہ کی ضرورتوں کے لیے صرف کچھ کرنسی کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثال کے لیے کام کرنے والے لوگ جو ہر مہینے کے آخر میں اپنی تنخواہیں حاصل کرتے ہیں ان کے پاس مہینے کے شروع میں زائد نقد ہوتا

© NCERT not to be republished

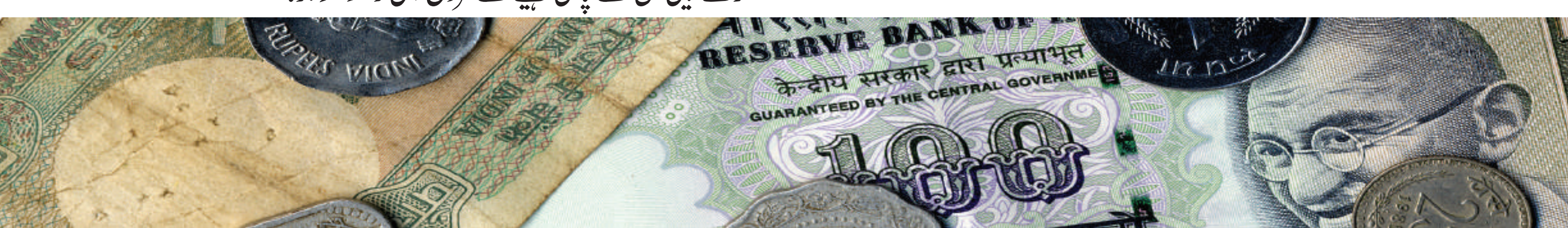

ہے۔ ایسی صورت میں لوگ اس زائد نقد کا کیا کرتے ہیں؟ وہ اسے اپنے نام سے ایک بینک کھاتا کھولنے کے ذریعہ بینکوں میں اسے جمع کرتے ہیں۔ بینک یہ جمع قبول کرتے ہیں اور جمع پر شرح سود بھی ادا کرتے ہیں۔ اس طرح لوگوں کا زر یا رقم بینک میں محفوظ ہوتی ہے اور اس سے سود بھی ملتا ہے۔ لوگوں کو جب ضرورت ہو رقم نکالنے کا بھی بندوبست ہوتا ہے۔ چونکہ بینک کھاتوں میں جمع کو طلب یا مانگ کی بنیاد پر نکالا جاسکتا ہے اس لیے انھیں عندالطلب جمع یا ڈیمانڈ ڈپازٹ کہا جاتا ہے۔ عندالطلب جمع میں ایک اور پسندیدہ سہولت پیش کی جاتی ہے۔

یہ وہ سہولت ہے جس میں زر کی لازمی خصوصیت (یعنی ذریعہ مبادلہ ہونا) نہاں ہوتی ہے آپ نے نقد کے بجائے چیکوں کے ذریعے کی جانی والی ادائیگیوں کے بارے میں سنا ہوگا۔ چیک کے ذریعے ادائیگی کے لیے دہندہ (ادا کرنے والا) جس کا کھاتا بینک میں ہوتا ہے، مخصوص رقم کا ایک چیک کاٹتا ہے۔ چیک وہ کاغذ ہے جس میں فرد کے کھاتے سے اس فرد کو جس کے نام چیک کاٹا گیا ہے، مخصوص رقم ادا کرنے کے لیے بینک کو ہدایت دی جاتی ہے۔

اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ عندالطلب جمع میں زر کی لازمی خصوصیت موجود ہوتی ہے۔ عندالطلب جمع کے مقابل چیکوں کی سہولت نقد کے استعمال کے بغیر ادائیگیوں کو سیدھے طور پر بے باق کیے جانے کو ممکن بناتی ہے۔ چونکہ عندالطلب جمع کرنسی کے

کس طرح چیک سے ادائیگی کی جاتی ہے اور اسے بھنایا جاتا ہے اس کو ایک مثال کے ذریعہ سمجھنے کی کوشش کریں۔

چیک کے ذریعہ ادائیگیاں

ایک جوتا بنانے والے ایم سلیم کو چمڑا سپلائی کرنے والے کو ایک ادائیگی کرنا ہے۔ اسے ایک مخصوص رقم کے لیے ایک چیک لکھنا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ جوتا بنانے والا چمڑے کے سپلائر کو اس رقم کی ادائیگی کے لیے اپنے بینک کو ہدایت دیتا ہے۔ چمڑے کا سپلائر اس چیک کو لیتا ہے اور بینک میں اپنے خود کے کھاتے میں جمع کر دیتا ہے۔ کچھ ہی دنوں میں ایک بینک کھاتے سے دوسرے بینک کھاتے میں یہ رقم منتقل ہو جاتی ہے۔ یہ لین دین بغیر کسی نقد ادائیگی کے مکمل ہو جاتا ہے۔

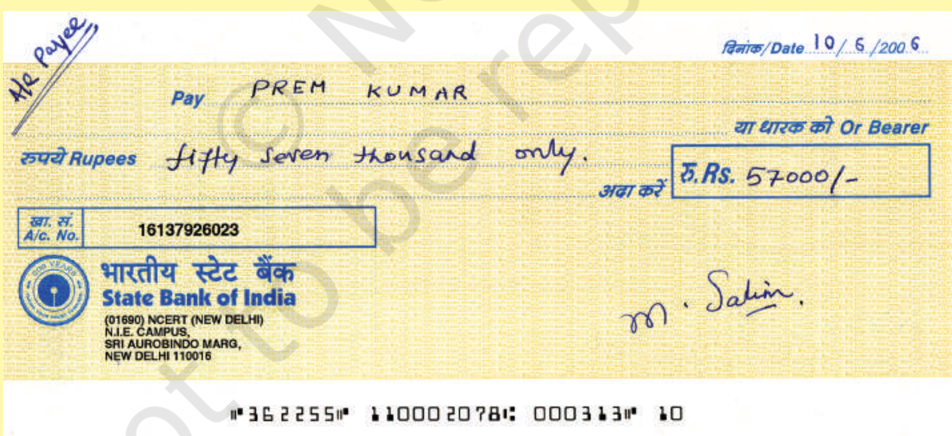

© NCERT not to be republished

آ یئے انھیں حل کریں

1۔ ایم سلیم ادائیگیوں کے لیے 20,000 روپے کی رقم نقد نکالنا چاہتے ہیں۔ وہ رقم نکالنے کے لیے چیک کیسے تحریر کریں گے؟

2۔ صحیح جواب پر نشان لگائیے:

سلیم اور پریم کے درمیان لین دین کے بعد

(i) سلیم کا بیلنس اس کے بینک کھاتے میں بڑھتا ہے اور پریم کا بیلنس بڑھتا ہے۔

(ii) سلیم کا بیلنس اس کے بینک کھاتے میں گھٹتا ہے اور پریم کا بیلنس بڑھتا ہے۔

(iii) سلیم کا بیلنس اس بینک کھاتے میں بڑھتا ہے اور پریم کا بیلنس گھٹتا ہے۔

3۔ عندالطلب جمع کو زر کے طور پر کیوں سمجھا جاتا ہے؟

ہیں اس لیے جدید معیشت میں وہ زر کی تشکیل کرتے ہیں۔

آپ کو یہاں بینکوں کے ذریعہ جو کردار ادا کیے جاتے ہیں انھیں یاد رکھنے کی ضرورت ہے۔ لیکن بینکوں کے لیے ان جمع کے مقابل کوئی عندالطلب جمع اور بینکوں کے ذریعہ کوئی ادائیگی نہیں ہوگی۔ زر کی جدید شکلیں یعنی کرنسی اور جمع جدید بینک کاری نظام کے عمل میں ایک دوسرے کے ساتھ قریبی طور پر جڑی ہوتی ہیں۔

بینکوں کی قرض سے متعلق سرگرمیاں

بینک کی کہانی کو مزید آگے بڑھائیں۔ بینک جو جمع عوام سے قبول کرتے ہیں ان کا کرتے کیا ہیں؟ یہاں ایک دلچسپ میکانیت کام کرتی ہے۔ بینک اپنے پاس نقد کے طور پر اپنے جمع کا صرف ایک چھوٹا سا متناسب حصہ رکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر ہندوستان میں بینک ان دنوں نقد کے طور پر اپنے جمع کا تقریباً 15 فی صد رکھتے ہیں۔ اسے ان جمع کاروں کو ادا کرنے کے بندوبست کے طور پر رکھا جاتا ہے جو کسی خاص دن بینک سے زر یا رقم نکالنے کے لیے آسکتے ہیں۔ چونکہ کسی بھی مخصوص دن پر اس کے بہت سے جمع کنندگان میں سے کچھ ہی نقد نکالنے آتے ہیں اس لیے بینک کام اتنے نقد سے آرام سے چل جاتا ہے۔

بینک جمع کے کافی بڑے حصے کا استعمال قرضوں کو بڑھانے کے لیے کرتے ہیں۔ مختلف معاشی سرگرمیوں کے لیے قرض کی کافی بڑی مانگ ہوتی ہے۔ اس کے بارے میں ہم مزید اگلے سیکشنوں میں پڑھیں گے۔ بینک لوگوں کی قرض سے متعلق ضروریات کو پورا کرنے کے لیے جمع کا استعمال کرتے ہیں۔ اس طرح بینک ان لوگوں جن کے پاس زائد فنڈ ہے (یعنی جمع کنندگان) اور ان لوگوں جن کو ان فنڈوں کی ضرورت ہے (یعنی قرض لینے ولے) کے درمیان ثالث ہوتے ہیں۔ بینک جمع پر پیش کیے جانے والے شرح سود کے مقابلے قرض پر اونچی شرح سود لگاتے ہیں۔ قرض لینے والوں پر لگائی گئی شرح سود اور جمع کرنے والوں کو ادا کیے جانے والے سود کے درمیان فرق ان کی آمدنی کا اہم ذریعہ ہے۔

> آپ کا کیا خیال ہے اگر ایک ہی وقت میں سبھی جمع کنندگان اپنی رقم نکالنے کی مانگ کریں تو کیا واقع ہوگا؟

تصویر

© NCERT not to be republished

قرض کی دومختلف صورت حال

ہماری روز مرہ کی سرگرمیوں میں لین دین کی بڑی تعداد کسی نہ شکل میں قرض پر مشتمل ہوتی ہے۔قرض سے مراد ایک ایسا معاہدہ ہے جس میں قرض دینے والا (قرض دہندہ) قرض لینے والے کو زر، اشیا یا خدمات اس شرط پر فراہم کرتا ہے کہ وہ مستقبل میں ادائیگی کا وعدہ کرے۔آیئے ہم دیکھتے ہیں کہ درج ذیل دومثالوں میں قرض کا عمل کس طرح انجام پاتا ہے۔

(1) تیوہار کا موسم

اب سے دو مہینے بعد تیوہار کا موسم ہے اور جوتا بنانے والے سلیم نے شہر کے ایک بڑے تاجر سے 3,000 جوڑی جوتے تیار کرنے کا ایک آرڈر حاصل کیا ہے۔ اسے ایک مہینے میں تیار کرکے دیا جانا ہے۔ وقت پر جوتے تیار ہو جائیں اس کے لیے سلیم کو سلائی اور چپکانے کے کام میں کچھ مزید کام کرنے والوں کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔ اسے کچا مال بھی خریدنا ہے ان اخراجات کو پورا کرنے کے لیے سلیم کو دو ذرائع سے قرض حاصل کرنا ہے۔ پہلا، اسے چمڑے کے سپلائر سے چمڑے کی فوری سپلائی اس شرط پر کرنے کے لیے کہنا ہے کہ وہ اس کی ادئیگی بعد میں کرے گا۔ دوسرا وہ اس بڑے تاجر سے 1000 جوڑی کے لیے اسی شرط پر پیشگی ادائیگی کے طور پر نقد قرض حاصل کرتا ہے کہ وہ مہینے کے آخر تک پورا آرڈر تیار کرکے اسے دے دیگا۔

مہینے کے آخر میں، سلیم آرڈر کا مال پہونچانے میں کامیاب ہوگا، اسے اچھا منافع حاصل ہوتا ہے اور اس نے جو قرض لیا تھا اسے چکا بھی دیا۔

اس معاملہ میں سلیم پیداوار کو رواں سرمایے (working capital) کی ضرورت پورا کرنے کے لیے قرض حاصل کرتا ہے۔ یہ قرض پیداوار پر ہونے والے اور وقت پر پیداوار کے پورا ہونے میں مددگار ہوتا ہے اور اس بنیاد پر اس کی کمائی میں اضافہ ہوتا ہے۔لہٰذا قرض اس صورتحال میں اہم اور مثبت کردار ادا کرتا ہے۔

(2) سوپنا کا مسئلہ

ایک چھوٹی کسان، سوپنا اپنی زمین کے تین ایکٹر پر موم پھلی اگاتی ہے۔ وہ کاشتکاری کے اخراجات کو پورا کرنے کے لیے مہاجن سے قرض لیتی ہے اسے امید ہے کہ فصل تیار ہونے پر اسے قرض چکانے میں مدد ملے گی۔ موسم کے بیچ میں ہی فصل میں کیڑے مکوڑے لگ گئے اور فصل برباد ہوگئی۔ اگرچہ سوپنا نے اپنی فصل پر مہنگی کیڑے مار دواؤں کا چھڑکاؤ کیا لیکن اس سے کوئی خاص فرق نہیں پڑا وہ مہاجن کو قرض چکانے میں ناکام رہی اور قرض ایک سال میں بڑھ جاتا ہے اور ایک بڑی رقم میں تبدیل ہوجاتا ہے۔ اگلے سال سوپنا کاشتکاری کے لیے ایک نیا قرض لیتی ہے۔ اس سال فصل ٹھیک رہتی ہے۔ لیکن کمائی اتنی زیادہ نہیں ہے کہ پرانا قرض چکا دیا جائے۔ وہ قرض میں ڈوب گئی۔ اسے زمین کا ایک حصہ فروخت کرنا پڑ جاتا ہے تا کہ اس کا قرض بے باق ہو جائے۔

© NCERT not to be republished

دیہی علاقوں میں قرض کی مانگ اکثر فصل کی پیداوار کے لیے ہوتی ہے۔ فصل کی پیداوار میں بیجوں، فرٹلائیزر، کیڑے مار ادویات، پانی، بجلی، سازوسامان کی مرمت وغیرہ پر نمایاں لاگت شامل ہوتی ہے۔ جب کسان ان درآیدے (inputs) کو خریدتے ہیں اور فصل کو فروخت کرتے ہیں تو اس کے درمیان کم سے کم تین سے چار مہینے کا وقت لگتا ہے۔ کسان عام طور پر موسم کے شروع میں فصل کے لیے قرض لیتے ہیں اور فصل تیار ہونے کے بعد قرض چکاتے ہیں۔ قرض چکانا قطعی طور پر کاشتکاری سے ہونے والی آمدنی پر منحصر ہوتا ہے۔

سوپنا کے معاملے میں فصل کے برباد ہونے سے قرض کی ادائیگی ناممکن ہوگئی۔ اسے قرض کی بے باقی کے لیے زمین کے ایک حصے کو فروخت کرنا تھا۔ سوپنا کی کمائی کو بہتر بنانے میں مددگار ہونے کے بجائے قرض نے اسے بدتر حال میں پہنچادیا۔ یہ ایک مثال ہے جسے عام طور پر قرض کا جال کہا جاتا ہے۔ اس معاملے میں قرض لینے والے کو ایسی صورت حال میں مبتلا کردیتا ہے جس سے بازیابی بہت تکلیف دہ ہوتی ہے۔

ایک حالت میں قرض آمدنی بڑھانے میں مدد کرتا ہے اور اسی بنا پر فرد پہلے سے بہتر حال میں ہوجاتا ہے۔ دوسری صورت حال میں فصل کے برباد ہونے کے سبب قرض فرد کو قرض کے جال میں ڈھکیل دیتا ہے۔ اپنے قرض کو چکانے کے لیے اسے اپنی زمین کے ایک حصے کو فروخت کرنا ہوتا ہے۔ ظاہر ہے وہ پہلے کی نسبت زیادہ بدتر حال میں ہے۔ لہٰذا آیا قرض مفید ہے یا نہیں، یہ کسی صورتحال میں جوکھم پر اور آیا نقصان ہونے کی صورت میں کچھ مدد مل سکتی ہے، اس بات پر منحصر ہے۔

آیئے انھیں حل کریں

1۔ درج ذیل جدول کو پر کریں

	سلیم	سوپنا
انھیں قرض کی ضرورت کیوں تھی؟		
کیا جوکھم تھا؟		
کیا نتیجہ نکلا؟		

2۔ یہ مانتے ہوئے کہ سلیم تاجروں سے مستقل آرڈر حاصل کررہا ہے، اس کی 6 سال کے بعد کیا حیثیت ہوگی؟

3۔ کیا اسباب ہیں جس کی وجہ سے سوپنا کی صورتحال اتنی جوکھم بھری ثابت ہوئی؟ ان عوامل پر بحث کیجیے: کیڑے مار یا جراثیم کش ادویات، مہاجنوں کا کردار، آب وہوا۔

شرائط قرض

ہر قرض کے معاہدے میں شرح سود کی صراحت کی جاتی ہے جسے قرض دہندہ کو قرض لینے والے کے ذریعے اصل رقم کی ادائیگی کے ساتھ ادا کرنا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ، قرض دینے والا قرض کے مقابلے ضمانت (سیکوریٹی) طلب کرسکتا ہے۔ ضمانت ایک اثاثہ ہے جو قرض لینے والے کی ملکیت میں ہوتا ہے (جیسے زمین، عمارت، گاڑی، مویشی، بینکوں میں جمع) اور اسے قرض دہندہ جب تک قرض کی بے باقی نہ ہوجائے ضمانت کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ اگر مقروض قرض چکانے میں ناکام رہتا ہے تو قرض دہندہ کو اثاثے یا ضمانت کو فروخت کرنے کا حق ہوتا ہے۔ زمین کی حق ملکیت، بینکوں میں جمع مویشی، قرض کے لیے استعمال کی جانے والی ضمانت کی کچھ عام مثالیں ہیں۔

© NCERT not to be republished

مکان کے لیے قرض

میگھا نے ایک مکان خریدنے کے لیے بینک سے 5 لاکھ روپے قرض لیا ہے۔ قرض پر سالانہ شرح سود 12 فی صد ہے اور ماہانہ قسطوں میں 10 سال کے عرصے میں یہ قرض چکانا ہے۔ میگھا نے بینک میں دستاویز داخل کیا تھا جس میں اس کے روزگار سے متعلق ریکارڈوں اور تنخواہ کو دکھایا گیا تھا۔ اس سے پہلے بینک نے اسے قرض دینے کی منظوری دی تھی۔ بینک نے نئے مکان کے کاغذات ضمانت کے طور پر رکھ لیے جسے میگھا کو تبھی واپس کیا جائے گا جب وہ پورے قرض کو سود کے ساتھ واپس کر دے گی۔

میگھا کے مکان کے لیے قرض کی درج ذیل تفصیلات پُر کیجیے

قرض کی رقم (روپے میں)	
قرض کی مدت	
مطلوبہ دستاویز	
شرح سود	
قرض کی ادائیگی کا طریقہ	
ضمانت	

شرح سود، ضمانت اور مطلوبہ دستاویز اور قرض ادا کرنے کے طریقے کو مجموعی طور پر شامل کرنے کو قرض کی شرائط (terms of credit) کہا جاتا ہے۔ ہر طرح کے قرض کے بندوبست میں شرائط قرض بڑی حد تک مختلف ہوتے ہیں۔ یہ فرق قرض دہندہ اور قرض لینے والے کی نوعیت پر منحصر ہوتا ہے۔ اگلے سیکشن میں قرض کے مختلف اہتمام اور قرض کی مختلف شرائط کی مثالیں پیش کی جائیں گی۔

آیئے انھیں حل کریں

1۔ قرض دہندگان قرض دیتے وقت کیوں ضمانت طلب کرتے ہیں؟

2۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ ہمارے ملک میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد غریب ہے، کیا یہ کسی طرح ان کی ادھار لینے کی گنجائش پر اثر انداز ہوتی ہے؟

3۔ بریکٹوں سے صحیح متبادل کا انتخاب کرتے ہوئے خالی جگہوں کو پُر کیجیے۔

قرض لیتے وقت قرض لینے والا قرض کی آسان شرائط چاہتا ہے۔ اس کا مطلب ہے.................(کم/زیادہ) شرح سود، ادائیگی کے لیے.................(آسان/مشکل)، (کم/زیادہ).................ضمانت اور دستاویزی ضروریات۔

مختلف قسم کے قرض بندوبست

ایک گاؤں کی مثال

روہت اور رنجن کلاس میں قرض کی شرائط کے بارے میں پڑھ چکے تھے۔ وہ ان مختلف قسم کے قرض بندوبستوں کے بارے میں جاننے کے خواہش مند تھے جو ان کے علاقے میں رائج تھے: وہ کون سے لوگ تھے جو قرض مہیا کرتے تھے؟ قرض لینے والے کون لوگ تھے؟ قرض کی شرائط کیا تھیں؟ انھوں نے اپنے گاؤں کے کچھ لوگوں سے بات کرنے کا فیصلہ کیا۔ پڑھیے کہ انھوں نے کیا تحریر کیا......

15 نومبر 2006

ہم سیدھے کھیتوں کی طرف چلے جہاں زیادہ تر کسان اور مزدور دن کے اس وقت کام کر رہے ہوں گے۔ کھیتوں میں آلو کی فصل اُگائی گئی تھی۔ ہم پہلے شیامل سے ملے، جو ایک چھوٹے سے آب پاش گاؤں (یعنی جہاں آبپاشی کی سہولتیں موجود تھیں) سون پور کا ایک چھوٹا کسان تھا۔

شیامل ہمیں بتاتا ہے کہ ہر موسم میں اسے 1.5 ایکڑ زمین میں کاشتکاری کے لیے قرضوں کی ضرورت ہوتی ہے، کچھ سال پہلے تک وہ گاؤں کے ایک مہاجن سے پانچ فی صد ماہانہ (60% سالانہ) کی شرح سود پر قرض لیا کرتا تھا۔ پچھلے کچھ سال سے، شیامل تین فی صد ماہانہ کی شرح سود پر گاؤں کے ایک زرعی تاجر سے قرض لیتا آرہا ہے۔ فصلی موسم کی شروعات پر تاجر کھیتی سے متعلق سامان (در آیدئے) ادھار دیا کرتا ہے جسے فصلوں کے تیار ہونے پر ادا کیا جاتا ہے۔

قرض پر سود لگانے کے علاوہ تاجر کسانوں سے وعدہ لیتا ہے کہ فصل وہ اسی کو فروخت کریں۔ اسی طرح تاجر یہ یقینی بنا سکتا ہے کہ رقم کی ادائیگی تیزی سے حاصل ہوسکتی ہے۔ اس کے علاوہ چونکہ فصلوں کی قیمت کٹائی کے وقت کم ہوتی ہے اس لیے تاجر کسانوں سے کم قیمت پر فصل خریدنے اور بعد میں قیمت بڑھنے پر فروخت کرنے سے منافع کمانے کا اہل بھی ہوتا ہے۔

ہم اس کے بعد ارون سے ملے جو ایک کھیتی مزدور کے کام کی نگرانی کر رہا ہے۔ ارون کے پاس سات ایکڑ زمین ہے وہ سون پور کے ان کچھ لوگوں میں سے ایک ہے جو کاشتکاری کے لیے بینک سے قرض حاصل کرتے ہیں۔ قرض پر شرح سود 8.5 فی صد سالانہ ہے اور اگلے تین سالوں میں کسی بھی وقت اسے چکایا جا سکتا ہے۔ ارون کا منصوبہ یہ ہے کہ وہ فصل کی کٹائی کے بعد فصل کے ایک حصے کو فروخت کرنے کے ذریعے قرض کی ادائیگی کرے گا وہ اس کے بعد باقی آلو کو کولڈ اسٹوریج میں ذخیرہ کرنے اور کولڈ اسٹوریج کی رسید کے مقابل بینک سے نیا قرض حاصل کرنے کی درخواست دینے کا ارادہ رکھتا ہے۔ بینک اس سہولت کو ان کسانوں کو پیش کرتا ہے جنھوں نے ان سے فصلی قرض لیا ہے۔

راما ایک قریبی کھیت میں زرعی مزدور کے طور پر کام کر رہی ہے۔ سال میں کئی مہینے ایسے ہوتے ہیں جب راما کے پاس کوئی کام نہیں ہوتا اور اسے روزمرہ کے اخراجات کو پورا کرنے کے لیے ادھار لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اچانک بیمار پڑ جانے، گھر میں کوئی تقریب ہونے پر، اخراجات کو پورا کرنے کے لیے اسے قرض کی ضرورت ہوتی ہے۔ راما ادھار کے لیے اپنے آجر پر منحصر ہوتی ہے، وہ سون پور میں اوسط درجے کا زمین مالک ہے۔ زمین مالک 5 فی صد ماہانہ کا شرح سود لگاتا ہے۔ راما زمین کے مالک کے لیے کام کرنے کے ذریعے ادھار کی رقم ادا کرتی ہے۔ اکثر راما کو اس سے پہلے کہ وہ پچھلا قرض چکائے نئے نئے قرض لینے پڑتے ہیں۔ اس وقت اس پر زمین مالک کا 5,000 روپے کا قرض ہے۔ اگرچہ زمین مالک کا برتاؤ اس کے ساتھ اچھا نہیں ہوتا پھر بھی وہ اسی کے لیے کام کرتی رہتی ہے کیونکہ ضرورت پڑنے پر وہ اس سے قرض لے سکتی ہے۔ راما بتاتی ہے کہ سون پور میں بے زمین لوگوں کے لیے ادھار لینے کا یہی ایک ذریعہ زمین مالک و آجر ہے۔

© NCERT not to be republished

کوآپریٹوسوسائیٹیوں سے قرض لینا

دیہی علاقوں میں بینکوں کے علاوہ آسان قرض کا دیگر اہم ذریعہ کوآپریٹو سوسائیٹیاں (Co-operatives) ہیں۔ بعض علاقوں میں تعاون کے لیے کوآپریٹو کے ممبر اپنے وسائل کو جمع کرتے ہیں۔ کوآپریٹوس کی بہت سی قسم ممکن ہے جیسے کسانوں کے کوآپریٹوس، بنکروں کے کوآپریٹوس، صنعتی کارکنان کے کوآپریٹوس وغیرہ۔ ایک کرشک کوآپریٹو ایک گاؤں میں کام کرتا ہے جو سون پور سے بہت زیادہ دور نہیں ہے۔ 2300 کسان اس کے ممبر ہیں۔ یہ اپنے ممبروں سے جمع کو قبول کرتا ہے۔ ضمانت کے طور پر ان جمع سے کوآپریٹو بینک سے ایک بڑا قرض حاصل کرتا ہے۔ ان فنڈوں کا استعمال ممبروں کو قرض فراہم کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ ایک بار جب ان قرضوں کو ادا کر دیا جاتا ہے تب قرض لینے کا دوسرا دور چلتا ہے۔

کرشک کوآپریٹو زراعتی ساز وسامان کی خریداری کا شتکاری کے لیے قرض دور زراعتی تجارت، ماہی گیری کے لیے قرض، گھروں کی تعمیر کے لیے قرض اور دیگر مختلف اقسام کے اخراجات کے لیے قرض فراہم کرتا ہے۔

© NCERT not to be republished

آیئے انھیں حل کریں

1۔ سون پور میں قرض کے مختلف ذرائع کی فہرست بنایئے۔

2۔ درج بالا اقتباسات میں سون پور میں قرض کے مختلف استعمال کو نمایاں کیجیے۔

3۔ سون پور میں چھوٹے کسان، اوسط درجے کے کسان اور بے زمین زرعی مزدوروں کے لیے شرائط قرض کا موازنہ کیجیے۔

4۔ کاشتکاری سے شیامل کی نسبت ارون کو اونچی آمدنی کیوں ہوتی ہے؟

5۔ سون پور میں کیا ہر ایک سستی شرح پر قرض حاصل کرسکتا ہے؟ وہ کون لوگ ہیں جو ان شرح پر قرض حاصل کرتے ہیں؟

6۔ صحیح جواب پر نشان لگایئے:

(i) کئی سال میں راما کا قرض:

- بڑھ جائے گا
- وہی رہے گا
- کم ہو جائے گا

(ii) سون پور میں ارون ان کچھ لوگوں میں سے ایک ہے جو بینک سے قرض لیتے ہیں کیونکہ:

- گاؤں کے بعض دیگر لوگ مہاجنوں سے قرض لینے کو ترجیح دیتے ہیں
- بینک ضمانت طلب کرتا ہے جسے ہر ایک نہیں مہیا کرسکتا۔
- بینک کے قرضوں پر شرح سود وہی ہے جو شرح سود تاجروں کے ذریعہ لگایا جاتا ہے۔

7۔ یہ دریافت کرنے کے لیے کہ قرض کے کون سے بندوبست آپ کے علاقے میں رائج ہیں، کچھ لوگوں سے بات کیجیے۔ اپنی بات چیت کو ریکارڈ کیجیے۔ لوگوں میں قرض کی شرائط سے متعلق فرق کو نوٹ کیجیے۔

ہندوستان میں رسمی (باضابطہ) حلقۂ قرض

درج بالا مثالوں میں ہم نے دیکھا کہ لوگ مختلف وسائل سے قرض حاصل کرتے ہیں۔ قرض کے مختلف اقسام کو آسانی کے ساتھ رسمی حلقۂ قرض (Formal Sector Loans) اور غیر رسمی حلقۂ قرض (Informal Sector Loans) میں گروپ بند کیا جا سکتا ہے۔ رسمی حلقۂ قرض میں بینک اور کوآپریٹوس آتے ہیں۔ غیر رسمی قرض دینے والوں میں مہاجن، تاجر، آجر، رشتہ دار اور دولت مند وغیرہ شامل ہیں۔ گراف 1 میں ہندوستان کے دیہی گھروں کے قرض کے مختلف وسائل آپ دیکھ سکتے ہیں کیا زیادہ قرض رسمی سیکٹر سے آتا ہے یا غیر رسمی سیکٹر سے آتا ہے؟

گراف 1: 2003 میں ہندوستان میں دیہی گھروں کے لیے قرض کے وسائل

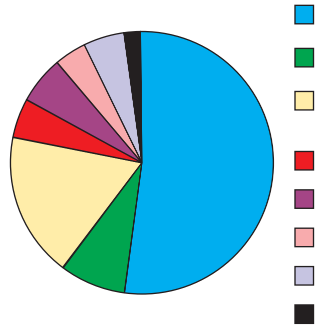

ریزرو بینک آف انڈیا قرض کے رسمی وسائل کے کام کاج کی نگرانی کرتا ہے۔ مثال کے لیے ہم نے دیکھا کہ بینک اپنی جمع کا ایک کم سے کم نقد حصہ برقرار رکھتے ہیں۔ اسی طرح ریزرو بینک آف انڈیا یہ بھی نگرانی کرتا ہے کہ بینک صرف منافع کمانے والے اداروں اور تاجروں کو ہی قرض نہ دے رہے ہوں بلکہ چھوٹے کاشتکاروں، چھوٹے پیمانے کی صنعتوں، چھوٹے قرض داروں وغیرہ کو بھی قرض دے رہے ہوں۔ وقتاً فوقتاً بینکوں کو ریزرو بینک آف انڈیا کو معلومات بھی پیش کرنی ہوتی ہے کہ کتنا قرض وہ کس کو دے رہے ہیں اور کس شرح سود پر وغیرہ وغیرہ۔

ایسی کوئی تنظیم نہیں ہے جو غیر رسمی سیکٹر میں قرض دینے والوں کی قرض سے متعلق سرگرمیوں کی نگرانی کرے۔ وہ جو بھی شرح سود چاہتے ہوں اس پر قرض دے سکتے ہیں۔ انھیں اپنی رقم کو واپس حاصل کرنے کے لیے ناجائز ذرائع کا استعمال کرنے سے کوئی روکنے والا نہیں ہے۔

رسمی قرض دینے والوں کے مقابلے زیادہ تر غیر رسمی قرض دہندگان قرض پر بہت زیادہ شرح سود لگاتے ہیں۔ اس طرح غیر رسمی قرضوں کے قرضدار کی لاگت زیادہ پڑ جاتی ہے۔

قرض لینے کی اونچی لاگت کا مطلب ہے کہ قرض لینے والوں کی کمائی کا ایک بڑا حصہ قرض کی بے باقی میں استعمال ہوجاتا ہے۔ لہٰذا قرض داروں کے پاس ان کے لیے کم آمدنی بچتی ہے (جیسا کہ ہم نے سون پور میں شیامل کے معاملے میں دیکھا) بعض معاملوں میں ادھار لینے کی اونچی شرح کا مطلب یہ ہوسکتا ہے کہ جو رقم واپس کی جانی ہے وہ قرض دار کی آمدنی کی نسبت بہت زیادہ ہوتی ہے اس سے قرض بڑھ سکتا ہے (جیسا کہ ہم نے سون پور میں راما کے معاملے میں دیکھا) اور قرض کے جال میں پھنس سکتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ لوگ جو قرض لینے کے ذریعے کاروبار شروع کرنا چاہتے ہیں وہ ادھار لینے کی اتنی اونچی لاگت کی وجہ سے یہ کاروبار نہیں شروع کرسکتے۔ انھیں وجوہات سے بینکوں اور کوآپریٹو سوسائٹیوں کے ذریعے زیادہ ادھار دیے جانے کی ضرورت ہے۔ اس سے زیادہ آمدنی پیدا ہوگی اور بہت سے لوگ تب مختلف قسم کی ضرورتوں کے لیے سستی شرح پر قرض لے سکیں گے۔ وہ فصلیں اگا سکتے ہیں، کاروبار کرسکتے ہیں، چھوٹے پیمانے کی صنعت قائم کرسکتے ہیں۔ وہ نئی صنعتیں لگا سکتے ہیں یا اشیا کی تجارت کرسکتے ہیں۔ سستے اور قابل استطاعت قرض ملک کی ترقی کے لیے نہایت اہمیت کے حامل ہیں۔

رسمی اور غیر رسمی قرض: کون کیا حاصل کرتا ہے؟

گراف 2 میں شہری علاقوں میں لوگوں کے لیے قرض کے رسمی اور غیر رسمی وسائل کی اہمیت دکھائی گئی ہے۔ لوگوں کو غریب سے امیر تک کے چار گروپوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جیسا کہ شکل میں دکھایا گیا ہے۔ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ شہری علاقوں میں غریبوں کے ذریعے لیے گئے 85 فی صد قرض غیر رسمی وسائل کے ہیں۔ اس کا موازنہ امیر شہری گھروں سے کیجیے۔ آپ کیا پاتے ہیں؟ ان کے صرف 10 فی صد قرض رسمی وسائل سے حاصل ہوئے ہیں۔ یہی انداز دیہی علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ امیر گھر رسمی قرض دہندگان سے حاصل سستے قرض سے استفادہ کررہے ہیں جب کہ غریب گھروں کے لوگ قرض کے لیے بھاری قیمت چکاتے ہیں۔

ان سب سے کیا پتہ چلتا ہے؟ پہلا یہ کہ رسمی سیکٹر دیہی لوگوں کی کل قرض کی ضرورتوں کا صرف تقریباً نصف ہی پورا کرتا ہے۔ باقی قرض کی ضرورتیں غیر رسمی وسائل سے پوری ہوتی ہیں۔

غیر رسمی قرض دینے والوں کے اکثر قرضوں میں بہت زیادہ اونچی شرح سود ہوتی ہے اور اس سے ادھار لینے والوں کی آمدنی میں بہت معمولی سا اضافہ ہوتا ہے۔ اس طرح یہی ضروری ہے کہ بینک اور کوآپریٹو سوسائٹیاں اپنے قرض دینے کے عمل کو بڑھائیں خاص طور پر دیہی علاقوں میں تاکہ قرض کے غیر رسمی وسائل پر انحصار کم سے کم ہو۔

گراف 2 میں شہری گھروں سے لیے گئے تمام قرض میں کتنا فی صد رسمی تھا اور کتنا فی صد غیر رسمی تھا؟

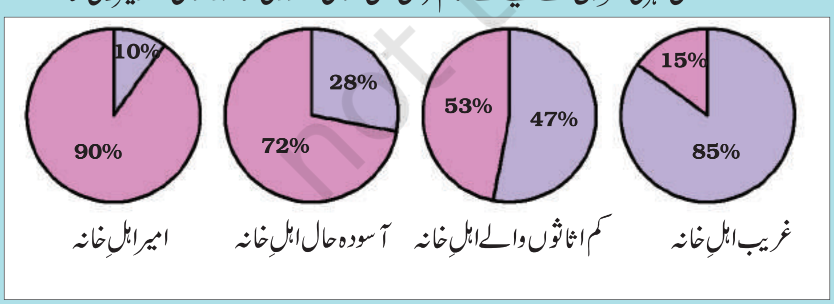

نیلا رنگ: غیر رسمی شعبے سے قرضوں کا فی صد

ارغوانی رنگ: رسمی شعبے سے قرضوں کا فی صد

آیئے انھیں حل کریں

1۔ قرض کے رسمی اور غیر رسمی وسائل کے درمیان کیا فرق ہیں؟

2۔ سبھی کے لیے معقول شرح پر قرض کیوں دستیاب ہونا چاہیے؟

3۔ کیا ریزرو بینک آف انڈیا جیسے نگراں ہونے چاہیں جو غیر رسمی قرض دینے والوں کو قرض سے متعلق سرگرمیوں کی نگرانی کریں؟ کیوں اس کا یہ کام کافی مشکل ہوگا؟

4۔ آپ کے خیال میں کیوں ایسا ہے کہ غریب ترین گھروں کے مقابلے امیر گھروں کے لیے رسمی شعبے کے قرض کا حصہ زیادہ ہے؟

سِلتے ہوئے ایک ورکر توشک (روئی دار گدا)

دوسرے، جہاں رسمی سیکٹر کو قرض کی ضرورت کو توسیع کرنا ہے وہیں یہ بھی ضروری ہے یہ قرض ہر ایک کو حاصل ہو سکے۔ اس وقت یہ امیر اہلِ خانہ ہیں جو رسمی قرض حاصل کرتے ہیں جب کہ غریب غیر رسمی وسائل پر انحصار کرتے ہیں۔ یہ اہم ہے کہ رسمی قرض کو زیادہ مساوی طور پر تقسیم کیا جائے تا کہ غریب سستے قرضوں سے فائدہ اٹھا سکیں۔

غریبوں کے لیے خود امدادی گروپ

پچھلے سیکشن میں ہم نے دیکھا کہ غریب اہلِ خانہ اب بھی قرض کے غیر رسمی وسائل پر منحصر ہیں۔ ایسا کیوں ہے؟ دیہی ہندوستان میں بینک ہر جگہ نہیں موجود ہوتے حتیٰ کہ اگر موجود بھی ہیں تو بینک سے قرض لینا غیر رسمی وسائل سے قرض لینے کے مقابلے زیادہ مشکل ہے۔ جیسا کہ ہم نے میگھا کے معاملے دیکھا کہ بینک کے قرضوں میں کافی دستاویز اور ضمانت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ضمانت کی غیر موجودگی ایک اہم وجہ ہے جو غریبوں کو بینک کے قرضے حاصل کرنے میں رکاوٹ بنتی ہے جب کہ دوسری طرف غیر رسمی طور پر قرض دینے والے جیسے ساہوکار قرض لینے والوں کو ذاتی طور پر جانتے ہیں اور اس بنا پر وہ انھیں بغیر ضمانت کے قرض دینے کے خواہش مند ہوتے ہیں۔ اگر ضروری ہوا تو قرض لینے والے ساہوکاروں کے پاس اپنے پہلے قرض چکائے بغیر بھی جا سکتے ہیں۔ تاہم ساہوکار سود کی بہت اونچی شرح لگاتے ہیں، لین دین کا کوئی ریکارڈ نہیں رکھتے اور غریب قرض لینے والوں کو تنگ کرتے ہیں۔

حالیہ سالوں میں لوگوں نے غریبوں کو قرض فراہم کرنے کے کچھ نئے نئے طریقوں کو آزمانے کی کوشش کی ہے۔ خیال یہ ہے کہ دیہی غریبوں خاص طور پر عورتوں کے چھوٹے چھوٹے خود امدادی گروپوں (SHGs) میں منظّم کیا جائے اور ان کی بچت کو جمع کیا جائے۔ ایک مثالی خود امدادی گروپ میں 15 تا

© NCERT not to be republished

20 ممبران ہوتے ہیں جو عام طور پر آس پاس کے وہ لوگ ہوتے ہیں جو پابندی کے ساتھ ملتے ہیں اور بچت کرتے ہیں۔ فی ممبر بچت الگ الگ 25 روپے سے لے کر 100 روپے تک یا اس سے زیادہ ہوتی ہے جو اس بات پر منحصر ہے کہ لوگوں کی بچت کرنے کی کیا صلاحیت ہے۔ ممبر اپنی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے چھوٹے چھوٹے قرض خود امدادی گروپ سے لے سکتے ہیں۔ گروپ ان قرض پر سود لگاتا ہے لیکن یہ تب بھی ساہوکاروں کے لگائے گئے سود سے کم ہی ہوتا ہے۔ ایک یا دو سال کے بعد اگر گروپ میں پابندی سے بچت ہو رہی ہے تو یہ بنک سے قرض حاصل کرنے کا مجاز ہو جاتا ہے۔ قرض کو گروپ کے نام سے منظور کیا جاتا ہے اور ممبران کے لیے خود روزگار مواقع پیدا کرنے کے مقصد سے استعمال کیا جاتا ہے۔ مثال کے لیے چھوٹے قرض گروی زمین کو چھڑانے کے لیے رواں پونجی کی ضرورتوں (مثلا بیجوں فرٹلائیزروں کو کچے مال جیسے بانس اور کپڑے وغیرہ خریدنے) کو پورا کرنے، گھریلو سامان خریدنے، سلائی مشین، ہینڈلوم، مویشی وغیرہ حاصل کرنے کے لیے فراہم کیے جاتے ہیں۔

بچت اور قرض کی سرگرمیوں سے متعلق نہایت اہم فیصلے گروپ ممبران کے ذریعے لیے جاتے ہیں۔ گروپ منظور کیے جانے والے قرضوں، اس کے مقصد، لگائے جانے والے سود، قرض کو چکانے کے شیڈول کے بارے میں فیصلہ لیتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ گروپ ہی ہے جو قرض چکانے کے لیے ذمے دار ہے۔ کسی بھی ممبر کے ذریعے قرض کے نہ ادا ہونے کے معاملے میں گروپ کے دیگر ممبران کے ذریعے سنجیدگی کے ساتھ تفتیش اور کارروائی کی جاتی ہے۔ اس خصوصیت کے سبب بینک خود امدادی گروپوں میں منظّم ہونے، غریب عورتوں کو قرض دینے کے خواہش مند ہوتے ہیں حتی کہ وہ اس حیثیت میں ضمانت بھی نہیں چاہتے۔

اس طرح خود امدادی گروپ قرض لینے والوں کے پاس ضمانت نہ ہونے کے سبب پیدا مسائل پر قابو پانے میں مددگار ہوتے ہیں۔ وہ مختلف مقاصد کے لیے وقت پر قرض معقول شرح سود پر حاصل کر سکتے ہیں۔ مزید برآں خود امدادی گروپ دیہی غریبوں کی تنظیم کو تقویت دیتا ہے۔ نہ صرف یہ عورتوں کو مالی طور پر خود کفیل بنانے میں مدد کرتا ہے بلکہ گروپ کی باقاعدہ میٹنگ کے لیے ایک پلیٹ فارم مہیا کرتا ہے جہاں وہ صحت، تغذیہ، گھریلو تشدد وغیرہ جیسے مختلف سماجی امور پر مباحثہ کیا جا سکتا ہے۔

گجرات میں عورتوں کے خود امدادی گروپ کی ایک میٹنگ

بنگلہ دیش کا گرامین بینک

بنگلہ دیش کا گرامین بینک معقول شرح پر قرض سے متعلق ضرورتوں کو پورا کرنے میں غریبوں تک پہنچنے میں بنگلہ دیش گرامین بینک کی کہانی سب سے زیادہ کامیاب کہانیوں میں سے ایک ہے۔ 1970 کے دہے میں ایک چھوٹے سے پروجکٹ کے طور پر گرامین بینک کی شروعات ہوئی تھی۔ 2011 میں پورے بنگلہ دیش میں تقریباً 80,000 گاؤوں میں 8.35 ملین (Million) لاکھ سے زیادہ قرض دار گرامین بینک کے ہیں۔ تقریباً سبھی قرض دار عورتیں ہیں اور سماج کے غریب ترین طبقات سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان قرض داروں نے یہ ثابت کیا ہے کہ نہ صرف غریب عورتیں معتبر قرض دار ہیں بلکہ وہ کامیابی کے ساتھ مختصر آمدنی پیدا کرنے والی سرگرمیوں کو شروع کرسکتی ہیں اور کامیابی کے ساتھ اسے انجام دے پا رہی ہیں۔

''اگر غریب لوگوں کو ان شرائط وضوابط پر قرض دستیاب کیا جا سکتا ہے جو کہ مناسب اور معقول ہوں تب ان لاکھوں غریبوں کے ذریعے اپنائے گئے لاکھوں چھوٹے چھوٹے مشغلے بہت زیادہ ترقیاتی کرامات پیدا کرنے میں یکجا کر سکتے ہیں۔''

پروفیسر محمد یونس
گرامین بینک کے بانی
اور امن کے لیے نوبل انعام یافتہ 2006

خلاصہ

اس باب میں ہم نے زر کی جدید شکلوں پر نظر ڈالی اور یہ بھی دیکھا کہ کس طرح یہ بینک کاری نظام کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ ایک طرف تو جمع کار ہیں جو بینکوں میں اپنی رقم جمع کرتے ہیں اور دوسری طرف قرض لینے والے لوگ ہیں جو ان بینکوں سے قرض لیتے ہیں۔ معاشی سرگرمیوں میں قرض کی ضرورت ہوتی ہے قرض جیسا کہ ہم نے دیکھا کے قرض کا مثبت اثر ہوسکتا ہے یا بعض صورتوں میں قرض دار کی حالت بدتر بھی ہوجاتی ہے۔

قرض مختلف قسم کے وسائل سے دستیاب ہوتا ہے۔ یہ یا تو رسمی وسائل یا غیر رسمی وسائل سے دستیاب ہوسکتا ہے رسمی اور غیر رسمی قرض دینے والوں میں قرض کی شرائط میں کافی فرق ہوتا ہے۔ آج کل امیر اہلِ خانہ رسمی وسائل سے قرض حاصل کرتے ہیں جب کہ غریب لوگ غیر رسمی وسائل پر منحصر رہتے ہیں۔ یہ ضروری ہے کہ کل رسمی سیکٹر قرض دینے کو بڑھائیں تاکہ زیادہ مہنگے رسمی قرض کم ہوسکیں۔ اس کے علاوہ بینکوں، کوآپریٹو سوسائٹیوں وغیرہ سے اسی قرض کا بڑا حصہ غریبوں کو ملنا چاہیے۔ ترقی کے لیے یہ دونوں اقدامات اہم ہیں۔

مشقیں

1۔ بہت زیادہ جوکھم کی صورتحال میں قرض لینے والوں کے لیے مزید مسائل پیدا ہوں گے۔ وضاحت کیجیے

2۔ ضروریات کی دوہری مطابقت (double coincidence of wants) کے مسائل کو زر سے کس طرح حل کیا جاتا ہے؟ اپنی خود کی مثال سے واضح کیجیے۔

3۔ بینک ان لوگوں کے ساتھ جو زائد زر رکھتے ہیں اور وہ جن کو زر کی ضرورت ہوتی ہے، کے درمیان کس طرح ثالثی کرتے ہیں؟

4۔ 10 روپے کی نوٹ پر نظر ڈالیے۔ اوپر کیا لکھا ہوا ہے؟ کیا آپ اس بیان کی وضاحت کر سکتے ہیں؟

5۔ ہندوستان میں قرض کے رسمی وسائل کی وسعت کی ہمیں کیوں ضرورت ہے؟

© NCERT not to be republished

6۔ غریبوں کے لیے خود امدادی گروپ کے پسِ پشت بنیادی تصور کیا ہے؟ اپنے الفاظ میں وضاحت کیجیے۔

7۔ کیوں بینک بعض قرض خواہوں کو قرض نہیں دینا چاہتے؟ اس کے کیا اسباب ہیں؟

8۔ ریزرو بینک آف انڈیا کس طرح بینکوں کے کام کی نگرانی کرتا ہے؟ یہ ضروری کیوں ہے؟

9۔ ترقی کے لیے قرض کے کردار کا تجزیہ کیجیے۔

10۔ مانو کو ایک چھوٹا کاروبار کرنے کے لیے قرض کی ضرورت ہے۔ وہ کس بنیاد پر وہ فیصلہ کرے گا کہ بینک سے قرض لے یا ساہوکار سے حاصل کرے؟ بحث کیجیے۔

11۔ ہندوستان میں تقریباً 80 فی صد کسان چھوٹے کسان ہیں جس میں کاشت کاری کے لیے قرض کی ضرورت ہے۔

a) بینک چھوٹے کسانوں کو قرض کیوں نہیں دینا چاہتے؟

b) وہ کون سے دیگر وسائل ہیں جن سے چھوٹے کسان قرض لے سکتے ہیں؟

c) مثال دے کر وضاحت کیجیے کہ کس طرح قرض کی شرائط چھوٹے کسانوں کے حق میں نہیں ہوتی؟

d) کچھ ایسے طریقے بتائیے جس کے ذریعے چھوٹے کسان آسان اور سستا قرض حاصل کر سکیں۔

12۔ خالی جگہوں کو پر کیجیے

(i) ....اہل خانہ کی قرض کی زیادہ تر ضرورتیں غیر رسمی وسائل کے ذریعے پوری ہوتی ہیں۔

(ii) قرض لینے کی.................لاگتوں سے قرض کا بوجھ بڑھ جاتا ہے۔

(iii).................مرکزی حکومت کی طرف سے کرنسی نوٹ جاری کرتا ہے۔

(iv) بینک قرض پر............کی نسبت زیادہ شرح سود لگاتے ہیں۔

(v) ....ایک اثاثہ ہے جو قرض لینے والے کی ملکیت ہوتا ہے اور ضمانت کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے جب تک قرض دہندہ کو قرض کی ادائیگی نہ ہو جائے۔

13۔ زیادہ مناسب جواب منتخب کیجیے

(i) خود امدادی گروپ میں بچت اور قرض سے متعلق سرگرمیوں کے فیصلے لیے جاتے ہیں:

a) بینک کے ذریعے

b) ممبران کے ذریعے

c) غیر سرکاری تنظیم کے ذریعے

(ii) قرض کے رسمی وسائل میں شامل نہیں ہیں:

a) بینک

b) کوآپریٹو

c) آجر

© NCERT not to be republished

اضافی پروجکٹ/سرگرمی

درج ذیل جدول شہری علاقوں میں مختلف پیشے میں لگے لوگوں کو ظاہر کرتا ہے کیا مقاصد ہیں جس کے لیے ذیل کے لوگوں کو قرضوں کی ضرورت پڑتی ہے۔کالم کو پُر کیجیے

پیشہ	قرض کی ضرورت کے لیے وجہ
تعمیراتی مزدور	
گریجویٹ طالب علم جو کمپیوٹر بھی جانتا ہے	
سرکاری ملازمت میں لگا ہوا ایک شخص	
دہلی میں نقل مکانی کر کے آنے والا مزدور	
گھریلو خادمہ	
چھوٹا تاجر	
آٹو رکشہ ڈرائیور	
ایک مزدور جس کی فیکٹری بند ہو گئی ہو	

مزید، لوگوں کو دو گروپوں میں درجہ بند کیجیے جوان پر مبنی ہو جن کے بارے میں آپ سوچتے ہیں کہ وہ بینک سے قرض حاصل کر سکتے ہیں اور ان پر جو نہیں حاصل کر سکتے۔ وہ کیا کسوٹی ہے جو آپ نے درجہ بندی کے لیے استعمال کی ہے؟

© NCERT not to be republished